

## 105642-نفاس والی عورتوں سے جماع کرنے کا کفارہ

### سوال

نفاس کے دوران بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ کیا ہے؟

یہ علم میں رہے کہ سوال نمبر (36722) کے جواب میں بیان نہیں کیا گیا کہ اگر بالفعل جماع کریا جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، اس میں صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہ تو معلوم ہے کہ یہ غلطی ہے لیکن ہم اس کا کفارہ معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

حیض یا نفاس والی عورت سے جماع کرنے پر کفارہ واجب ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس علماء کرام کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

کفارہ واجب ہے، اسے ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور قتادہ سے بیان کیا ہے، اور بعض شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی کا قدیم قول یہی ہے، لیکن بعض شافعی حضرات اس سے انکار کرتے ہیں، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے، جسور حابیہ اسی روایت پر ہیں، جیسا کہ مرداوی رحمہ اللہ نے الانصاف (1/351) میں بیان کیا ہے.

اور بعض حابیہ نے امام احمد سے بیان کیا ہے کہ نفاس والی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اس میں ایک ہی روایت ہے، مخالف حیض کے.

دیکھیں: الجمیع (2/391) اور الانصاف (1/349).

اس کے لیے انہوں نے مقدمہ عن ابن عباس کے طریق سے مروی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ ایک یا نصف دینار صدقة کرے"

اسے ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (264) میں روایت کیا ہے، اس حدیث کی سند اور متن میں بہت وجوہ سے اختلاف ہے، اور اسی طرح اسے صحیح اور ضعیف قرار دینے میں بھی بہت زیادہ اختلاف ہے.

دیکھیں: التلخیص الحجیر (1/293-292) اور سنن ترمذی پر شیخ احمد شاکر کی تعلیم (1/264-254).

دوسراؤل:

کفارہ مسح بے واجب نہیں :

امام نووی رحمہ اللہ اجمعی (2/391) میں رقمطراز ہیں :

"اے ابو سلیمان خطابی رحمہ اللہ نے اکثر علماء اور ابن منذر نے عطاء اور ابن ابی ملکہ، اور شعبی، نجی، مکحول، زہری، ایوب سختیانی، ابو زناد، ریعہ، حماد بن ابی سلیمان، سفیان ثوری، لیث اور سعد رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے "انتہی

حنفیہ اور شافعیہ کا بھی یہی قول ہے :

الدر المختار میں درج ہے :

"ایک یا نصف دینار صدقہ کرنا مندوب ہے "انتہی

ویکھیں : الدر المختار (1/298) اور الفتاوی المندیہ (1/39) کا بھی مطالعہ کریں۔

اور امام نووی رحمہ اللہ کے سنت ہیں :

"اگر معلوم ہو کہ عورت حیض کی حالت میں ہے اور اس سے جماع کرنا حرام ہے تو خاوند اختیار کی حالت میں بیوی سے جماع کر لے تو اس میں دو قول ہیں :  
صحیح قول جدید ہے کہ اس پر کفارہ لازم نہیں، بلکہ اس سے تعزیر لگانی جائیگی، اور وہ توبہ واستغفار کریکا، اور قدیم قول میں جو واجب تھا اس کے لیے کفارہ دینا مسح بہے۔

دوسرा قول :

یہ قدیم قول ہے کہ اس پر کفارہ لازم ہے ...

پھر انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے وجوہ کا قدیم قول بیان کرتے ہوئے اختلاف بیان کیا ہے "انتہی

ویکھیں : الجمیع (2/390).

تیسرا قول :

اس میں کفارہ نہیں بلکہ توبہ واستغفار واجب ہے، یہ مالکی حضرات کا قول ہے۔

ویکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (18/325).

اور مخلی میں ابن حزم کا بھی یہی قول ہے :

ویکھیں : مخلی (2/187).

بلاشک و شبہ صدقة کرنے کا قول جو کہ حدیث میں بھی مذکور ہے یہی زیادہ احتیاط والا ہے اور بری الذمہ ہونے کے لیے صحیح ہے، اور اس معصیت و نافرمانی سے رکنے کے لیے اور اللہ کی حرمت کی تفظیم اور اس کی حدود سے بجا وزنہ کرنے کے لیے قابل عمل ہے، خاص کر جب یہ حدیث صحیح نہ ہو تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا کتاب و سنت کی نصوص سے حرام ہے۔"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

بـ۔ آپ سے حیض کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے حیض کے دوران عورتوں سے دور رہو۔ البقرۃ (222)۔

حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا مراد ہے، یعنی حیض والی جگہ کو استعمال مت کیا جائے کیونکہ حیض والی جگہ شر مگاہ ہے، اس لیے اگر کوئی شخص ایسی جرات کرتا اور وطنی کریتا ہے تو اسے توبہ واستغفار کرتے ہوئے آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرنا پڑتا ہے، اور اس پر ایک یا نصف دینار بطور کفارہ صدقہ کرنا لازم ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث کی بنابر اخیر ہے۔

اور دینار سے مراد سونے کا ایک مشتمل ہے، اور اگر سونا نہ پائے تو پھر چاندی کی قیمت کافی ہو گی "انتہی

ویکھیں : رسائل الشیخ محمد بن ابراہیم (98/2)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کفارہ واجب ہونا حاصل کے مذہب کے مفردات میں شامل ہوتا ہے، اور آئمہ ملائیشی کی رائے ہے کہ کفارہ تو نہیں لیکن وہ گھنگار ہو گا۔"

اور حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کے سارے رجال ثقات ہیں، اور جب حدیث صحیح ہوتی تو پھر امام احمد کو اس قول میں منفرد کہنے کا کوئی نقصان نہیں۔

لہذا صحیح یہی ہوا کہ کفارہ واجب ہے، اور کم از کم ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ بطور احتیاط واجب ہے "انتہی

ویکھیں : الشرح الممتع (255/1) طبع مصریہ

اسی طرح مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے بھی وجوہ کا فتویٰ دیا ہے۔

ویکھیں : فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (6/93-112)۔

تہمیہ :

دینار کی قیمت وزن کے حساب سے (4.25) گرام تقریباً ملتی ہے، اس لیے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی پوری یا نصف قیمت صدقہ کرے۔

واللہ اعلم۔